تَنْبِيْهُ الْخُطَبَاءِ فِيْ بَيَانِ رِوَايَاتِ الْمَوْضُوْعَةِ

تقریر و خطابت

میں بے اصل روایات کا تحقیقی جائزہ

Publication no: 03

مؤلف

سبطین رضا مصباحی

[ریسرچ اسکالر البرکات]

Published by:

SUNNI RESEARCH FEDERATION

Visit: www.nizamemustafa.in

PUBLICATION NO: 03

تقریر وخطابت

میں بے اصل روایات کا تحقیقی جائزہ

تَنْبِيْهُ الْخُطَبَاءِ فِيْ بَيَانِ رِوَايَاتِ الْمَوْضُوعَةِ

سبطین رضا محشر مصباحی

(کشن گنج بہار، اسلامک ریسرچ اسکالر البرکات)

SUNNI RESEARCH FEDERATION

سنی ریسرچ فیڈریشن

پیلی بھیت شریف ہند

Email:sunniresearchfederation@gmail.com
Contact us: +919675801762 | +919690609198

ALL RIGHTS RESERVED

No part of publication may be produced, stored in a retrieval system or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, photocopying or otherwise without the prior permission of the **COPYRIGHT** owner.

Research Topic:

Taqreer o Khitabat Me Be Asal Rivayat Ka Teqeeqi Jayeza

Research Scholar:

Sibtain Raza Mahshar Misbahi

Research ID:

SEP142021003

Language:

Urdu

Date:

Sep 14, 2021

Contact us:

+919675801762 | +919690609198

Published by:

Sunni Research Federation

ABOUT US:

Sunni Research Federation (SRF) is a group of young, talented and motivated research scholars from Ahlus Sunnah who, under the guidance of senior Sunni scholars, aim to promote the spirit of Research & Development in the community. Working for the 11-Point Objectives clearly mentioned in its manifesto we aim to propagate the true and peaceful teachings of Islam and combat the growing radicalization and extremism within the community as well. Our objectives are clear, to publicize truth and peace, and to bring people together in harmony.

Visit: https://www.nizamemustafa.in/

فہرست

- موضوع حدیث بیان کرنے کا انجام
- بے علم خطبا اور مقررین کا افسوس ناک رویہ
- روایت نمبر: 1 "إن بلا لا كان يجعل الشين سينا"
- روایت نمبر: 2 "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو زنا کا الزام ثابت ہونے پر کوڑے مارے تھے"۔
- روایت نمبر: 3 "حب الوطن من الايمان"
- روایت نمبر: 4 "من عرف نفسه فقد عرف ربه"
- روایت نمبر: 5 "من نام بعد العصر فاختلس عقله فلا يلومن إلا نفسه"
- روایت نمبر: 6 "حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دانت توڑنے والی روایت"
- روایت نمبر: 7 "شاہ اَست حُسین بادشاہ اَست حُسین الخ"

مذہبِ مہذب دینِ اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کا آخری دین ہے جو تا قیامت انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا گیا ہے۔اس دین کے دو بنیادی ماخذ ہیں۔

(۱)۔قرآن (۲)۔حدیث

قرآن بنی نوعِ انسانی کے لیے دستورِ حیات ہے جو حیاتِ انسانی کے ہر شعبے میں صحیح رہنمائی کے لیے تمام برکات وفیوضات کے ساتھ موجود ہے تو وہیں احادیث طیبہ عالمِ انسانیت کے لیے ایک عظیم مشعلِ راہ ہیں جس کی روشنی میں انسان اپنی ہدایت اور رہنمائی کے سامان حاصل کر سکتا ہے، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ مسعود پوری کائنات کے لیے رحمت ہے اسی طرح آپ کی مبارک و پاک حدیث و سنت پوری امت کے لیے مشعل راہ ہے۔ لہذا جو تقدس مقامِ نبوت کا ہے وہی کلامِ نبوت کا بھی ہے۔دینِ اسلام کے مرجع اول قرآنِ مقدس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تبارک و تعالیٰ لے لی چناں چہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(سورۂ حجر، آیت:9 پارہ 14)

احادیث کریمہ چوں کہ قرآن کی تشریح ہے اس کی بھی حفاظت فرمائی البتہ حفاظت کی نوعیت الگ ہے، چناں چہ احادیث پاک کو محفوظ رکھنے اور اس کو خلط ملط سے بچانے کے لیے فنِ جرح و تعدیل کے ماہرین کی شکل میں عظیم المرتبت شخصیات پیدا کیں۔ جنھوں نے فن جرح و تعدیل کی میزان اور کسوٹی پر ہر ہر

حدیث کو پرکھ کر ذخیرۂ احادیث میں تمام روایات جمع کردی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک احادیث کو ہر قسم کی آمیزش سے محفوظ کردیا، محدثین کی جماعت نے سندوں کی مضبوط جانچ پڑتال اور راویوں کے مفصل حال کو مد نظر رکھتے ہوے احادیث کا ذخیرہ یکجا کیا جس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ کی طرف ایسی چیز کی نسبت نہ ہو پائے جس کا تعلق حقیقتاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔

موضوع حدیث بیان کرنے کا انجام:

فرض کریں میں آپ کو ایسی بات کہوں جو آپ نے کہی نہ ہو تو آپ کو کیسا لگے گا!! ظاہر سی بات ہے آپ کو اپنی ذات سے متعلق منسوب غلط یا جھوٹ بات برداشت نہیں ہوگی تو کس طرح ایمان یہ گوارا کرلیتا ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر جھوٹ پھیلاے، جھوٹ بکے یا ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرے، یہ جانتے ہوے کہ جھوٹ بولنا، جھوٹ پھیلانا یا اس کی نسبت کسی ذات کی طرف کرنا فتنہ وگناہ ہے۔ ہمارے ہاں آج بے شمار خطبا، واعظین اپنی خطابت ووعظ میں حدیث کے نام پر ایسی موضوع اور من گھڑت باتیں کرتے ہیں جو مستند کتبِ احادیث میں نہیں ملتی یا محدثین عظام نے ان کو موضوع و من گھڑت قرار دیا ہوتا ہے ان میں بعض باتیں اتنی مشہور ہے کہ علماے کرام بھی انہیں احادیث کے نام سے بیان کرتے ہیں، محض لچھے دار گفتگو کی خاطر یہ غیر سنجیدہ رویہ اختیار کرتے ہیں ہاں اس میں شک نہیں کہ اعمال کے فضائل اور ترغیبی امور میں ضعیف احادیث کا

سہارا لیا جاسکتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ ان احادیث کی روایت سے بچنا بھی ضروری ہے جو ضعیف احادیث کی شرائط پر نہ اترتی ہو یعنی جو موضوع و من گھڑت ہو۔

چناں چہ امام نووی رحمہ اللہ علیہ شرحِ مسلم میں لکھتے ہیں:

یحرم روایة الحدیث الموضوع علی من عرف کونه موضوعاً او غلب علی ظنه وضعه ، فمن رویٰ حدیثاً علم او ظن وضعه و لم یبین حال روایة وضعه فهو داخل فی هذا الوعید و مندرج فی جملة الکاذبین علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

"یعنی جس شخص کو حدیث کے موضوع ہونے کا علم یا ظن غالب ہو اور اس کے باوجود اس کی وضعیت ظاہر کیے بغیر وہ اس کی روایت کرے تو یہ حرام ہے اور اس شخص کا شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والوں میں ہوگا"۔

(شرح صحیح مسلم للنووی، جلد اول، ص:70، مطبع ازہریہ مصر)

معلوم ہوا احادیث کے معاملہ میں بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کہ کسی جھوٹی بات کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا یا کسی بات کو حدیث کہہ کر بیان کرنا بہت ہی نازک معاملہ ہے، عقلی طور پر بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جب ایک عام انسان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا یا منسوب کرکے بیان کرنا ناجائز ہے تو صاحبِ شریعت کی ذات مقدس کی طرف انتساب کتنا سنگین جرم اور سخت گناہ ہوگا۔ لہذا روایتِ حدیث میں غایت درجہ حزم و احتیاط ضروری ہے سندِ حدیث اور متون

حدیث کی تحقیق و تنقیح لازمی ہے تاکہ شریعتِ اسلامیہ کا دوسرا ماخذ احادیث کریمہ شکوک و شبہات اور اوہام و خرافات سے محفوظ رہ سکے۔

بے علم خطبا اور مقررین کا افسوس ناک رویہ:

مگر آج دینی جلسوں، مذہبی کانفرنسوں اور معاشرتی حلقوں میں بے علم خطبا اور مقررین کا روایتِ حدیث اور بیانِ حدیث میں تساہلی و تکاہلی افسوس ناک ہے کہیں بھی حدیث کے نام پر کوئی بات مل گئی تو مستند ماہرین اہلِ علم سے اس کی تحقیق کیے بغیر ہی اس کو حدیث کا نام دے کر بیان کرتے ہیں، اسماے رجال، علل حدیث اور نقد رجال کے اصول و قواعد تو بھول ہی جایں، صحیح و حسن ضعیف اور موضوع کی معرفت کے اصول و شرائط سے بھی نابلد ہیں جس کے نتیجہ میں من گھڑت اور موضوع روایات عام ہو جاتی ہیں۔اس معاملہ میں بے علم خطبا، نام نہاد مقررین اور پیش آور واعظین کچھ زیادہ ہی ملوث نظر آتے ہیں ایسے خطیب کی خطابت میں ساری کاوش جملے کی وزن بندی پر ہوتی ہے ایسے مقررین کے نزدیک تقریر کی حیثیت صرف روپیے پیسے کمانے کا ذریعہ ہے ایسے کم علم واعظین عوام میں جوش پیدا کرنے کے لیے اشعار پڑھتے ہیں جس سے مقصد صرف مجلس میں بناوٹی نعرے بازی ہے خواہ تقریر و خطابت اور وعظ میں غلط، من گھڑت، موضوع،اور غیر مناسب مواد ہی کیوں نہ ہو۔ معاف کیجیے گا ایسے تلخ الفاظ نکالنے تو نہیں چاہیے مگر نکالنا پڑتا ہے تلخ ہے مگر حقیقت ہے کہنے کا مقصد یہ ہے نعرہ بے شک لگائیں لیکن اس میں نیت کسی کی آمد کی نہیں صرف اللہ کی رضا کی ہو، دینی جلسوں اور کانفرنسوں میں ایسی کوئی حدیث بیان کریں جو موضوع یا من گھڑت ہو اور ایسی روایات کے ثابت ہونے کا دعویٰ کریں

تو اصولی طور پر مستند حوالہ اور ثبوت انھیں کے ذمہ ہیں۔ معاشرتی طور پر موجودہ خطبا کی روش یہ ہے کہ اگر ان سے پوچھیں یہ روایت بطورِ حدیث آپ نے بیان کی کس کتاب سے ثابت ہے؟! تو جواب میں یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں بڑے خطیب کو یہ حدیث کہتے ہوئے سنا ہے، مشہور مقرر صاحب سے سنی ہے ،جب کہ یہ بات خود ان کو معلوم ہے کہ اگر کوئی روایت واقعتاً بے اصل، من گھڑت، غیر معتبر اور غیر ثابت ہے تو وہ کسی مشہور خطیب، عالم اور بزرگ کے بیان سے معتبر نہیں ہو جاتی، یہ کسی روایت کے قابل قبول ہونے کے لیے کوئی دلیل نہیں بن سکتی بلکہ روایت کو اصولِ حدیث کے معیار پر پرکھ کر ہی حکم لگایا جاے گا۔

غیر ثابت موضوع اور من گھڑت احادیث کو عوام میں پھیلنے سے روکنا اہلِ علم حضرات کی اہم ذمہ داری ہے۔ موضوع احادیث پر قلم اٹھانا بہت ہی ذمہ داری کا کام ہے، زیر نظر کاوش اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے مستند اور معتدل اہل علم ائمہ حدیث اور محدثین کرام کی کتابوں کی روشنی میں تقریر و خطابت میں رائج روایات کو ذکر کیا جا رہا ہے جو کہ مختلف علمی حلقوں میں بکثرت سنی سنائی جاتی ہیں خوب بیان کیا جاتا ہے لیکن ائمہ حدیث و رجال سے مراجعت کے بعد پتا چلتا ہے کہ ان کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست نہیں۔ بتقاضاے بشریت میری کم علمی کی وجہ سے کہیں غلطی پائیں تو اصلاح ضرور فرمائیں۔ اور ناچیز کی کوشش اسی وقت بار آور ہو گی جب اس کاوش سے مستفید ہو کر ایک قاری بھی بیان کی جانے والی احادیث کی معرفت کے بعد بیانِ حدیث اور نسبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں محتاط ہو جاے۔

روایت نمبر: 1

"إن بلالا كان يجعل الشين سينا"

خطباو مقررین حضرات کی زبانوں پر یہ روایت بہت مشہور ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان میں **أشهد** کی بجائے **أسهد**، شین کو سین پڑھتے تھے اور عوام میں بھی یہی مشہور ہے لیکن علمِ حدیث کے ماہرین اور محقق محدثین کے نزدیک یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے اور متعدد ائمہ حدیث نے بے بنیاد قرار دے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کہا ہے۔

چناں چہ محدث جلیل حضرت نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الموضوعات الکبریٰ" میں اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ چناں چہ وہ فرماتے ہیں:

"یہ روایت لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے۔ لیکن حدیث میں اس کا کہیں وجود نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت تھی وہ اذان میں أشهد کی جگہ أسهد کہتے تھے یہ بات بالکل غلط ہے"۔

{الموضوعات الکبریٰ بنام موضوعاتِ کبیر اردو ترجمہ، ص:116، ناشر: نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور}

ابو الخیر امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن المعروف امام سخاوی رحمہ اللہ اپنی کتاب "المقاصد الحسنة بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على الالسنة" میں لکھتے ہیں:

أنه اشهر على السنه العوام ولم نره فی شیئ من الکتب

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان میں أشھد کی جگہ أسھد پڑھتے تھے یہ عوام الناس میں ہی مشہور ہے، کتبِ احادیث میں ایسی روایت کہی نہیں ہے"۔

{المقاصد الحسنۃ للسخاوی، رقم حدیث:221}

ایسا ہی علامہ امام اسماعیل بن محمد المعروف عجلونی رحمہ اللہ اپنی کتاب "کشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس" میں امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی اور ملا علی قاری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"قال فی الدرر: ولم یرد فی شیئ من الکتب، وقال القاری: لیس له أصل"

"یعنی یہ روایت کتبِ احادیث میں کہی بھی وارد نہیں۔اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں أسھد والی روایت کی کوئی اصل نہیں"۔

{کشف الخفاء، الجزء الاول، ص:260، رقم حدیث:695، ناشر: مکتبۃ العلم الحدیث}

ائمہ حدیث کی ان تمام باتوں کی صاف وصریح اقتضا اس بات کی واضح تردید ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اس کی کوئی اصل نہیں کہ حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ اذان میں أسھد پڑھتے تھے، لہذا ایسی روایتِ

موضوع کی روایت سے بچنا چاہیے۔ جس طرح یہ روایت نقلاً ثابت نہیں اسی طرح عقلاً بھی قابلِ تسلیم نہیں آیئے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ روایت عقلاً بھی قابلِ تسلیم نہیں

(۱)۔اذان ایسی ندا ہے جو دن میں کے پانچ مخصوص اوقات میں دی جاتی ہے۔اگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ دن کے پانچ وقتوں کی نمازوں، اذانوں میں پانچ بار اشھد کو اسھد پڑھے ہوتے تو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین میں سے کوئی نہ کوئی ضرور آگاہ ہوتے، ان کے فکر وخیال میں یہ بات ضرور آتی، خود نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا جب کہ ایسی کوئی روایت یا تذکرہ احادیث میں ہے ہی نہیں، اس طرزِ فکر سے شین کو سین پڑھنے والی بات کی واضح تردید ہوتی ہے۔

(۲) حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ نہایت ہی فصیح وبلیغ، بلند وبالا دلکش آواز والے تھے۔اس بات سے یہ بات خود ہی بے اصل ہو جاتی ہے کہ حضرت بلال اشھد کو اسھد پڑھیں۔

(۳)۔یہ کیسے ممکن ہے کہ یومیہ طور پر بار بار پیش آنے والے واقعہ کی روایت کسی ایک صحابی سے بھی مروی نہ ہو اس اعتبار سے بھی یہ روایت بے بنیاد ہے۔

(٤)۔امام ابن قدامہ حنبلی نے اپنی کتاب "المغنی" میں یہ بات ذکر فرمائی ہے کہ "حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ اذان میں اشھد کو اسھد پڑھتے تھے" لیکن یہ بھی قابلِ تسلیم نہیں کیوں کہ انھوں نے بلا کسی سند وحوالہ کے محض "روی" کے صیغے کے ساتھ بیان کیا ہے ظاہر ہے اس بنیاد پر بھی یہ روایت قابل قبول نہیں۔

ائمہ حدیث کے مذکورہ اقوال اور عقلی دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت بلال والی روایت جس میں شین کو سین پڑھنے کا ذکر ہے موضوع ہے، کتبِ احادیث میں اس کا کہیں بھی نام و نشان نہیں ہے۔ پھر بھی نام نہاد کم علم خطبا اور مقررین نے اپنی طرف سے مرچ مصالحہ لگا کر اس کو حدیث کا نام دے کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔

روایت نمبر:2

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو زنا کا الزام ثابت ہونے پر کوڑے مارے تھے"۔

قصے باز مقررین اس بات کو مجہول سندِ حدیث سے بیان کر کے غلط امور شامل کر کے مبالغہ آرائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ داستان گو خطبا نے کچھ کا کچھ بنا دیا ہے، تقریروں میں اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ:

SUNNI RESEARCH FEDERATION

"حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے معروف بہ ابو شحمہ نے ایک یہودیہ عورت کے شراب پلانے پر شراب پی لی نشہ کی حالت میں اس عورت سے زنا کیا جس سے اس عورت کو حمل ٹھہرا اس کے بعد اس عورت نے بچہ جنم دیا اس بچہ کو لے کر وہ عورت حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی حضرتِ عمر اس وقت مسجد میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے عورت سے فرمایا یہ بچہ حلالی ہے یا حرامی۔ اس عورت نے

کہا یہ بچہ حرامی ہے آپ کے بیٹے ابو شحمہ کے زنا سے یہ پیدا ہوا ہے۔ یہ سنتے ہی حضرتِ عمر جلال میں آگئے، جلاد کے ذریعے ابو شحمہ کے کپڑے اتروا کر کوڑے لگوانے کا حکم دیا اور اسی میں ان کا انتقال ہو گیا"

یہ روایت بازارو مقررین بڑے ہی جوش کے ساتھ دینی محافل میں بیان کرتے ہیں ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ روایت گڑھی ہوئی ہے جسے قصہ گو لوگوں نے گڑھا ہے، حضرت ابو شحمہ کی جانب سے شراب پینے اور زنا پر کوڑے مارنے کی روایت سراسر غلط ہے۔ محدثین نے اس روایت کو موضوع اور باطل قرار دیا ہے البتہ یہ روایت ضرور ہے کہ انھوں نے نبیذ پی لی تھی جس کی وجہ سے ان کو نشہ ہو گیا از راہ عدل وانصاف حضرتِ عمر نے ان کو سزا دی۔اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة" کتاب الاحکام والحدود میں بیان کیا ہے اس روایت کو بعد میں بیان کرتے ہیں پہلے مذکورہ روایت سے متعلق ائمہ حدیث کی تحقیقِ انیق جانتے ہیں۔

چناں چہ اس روایت کو امام عبدالرحمن بن علی بن جوزی المعروف امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع قرار دیا ہے فرماتے ہیں:

هذا حديث موضوع، وضعه جهال القصاص ليكون سببا في تَبْكِية العوام والنساء

"یعنی یہ حدیث من گھڑت ہے، جاہل قصہ گو لوگوں نے اسے عورتوں اور عوام کے رونے دھونے کے لیے گڑھا ہے"۔

ابن جوزی رحمہ اللہ آگے اور فرماتے ہیں:

كلماته الركيكة تدل على وضعه

"یعنی حدیث کے الفاظ ہی اس کی وضعیت پر دال ہے"۔

{الموضوعات، الجزء الثالث، ص:274، ناشر: المکتبۃ السلفیۃ بالمدینۃ المنورۃ، تقدیم وتحقیق: عبدالرحمن محمد عثمان}

علامہ ابن جوزی اسی حدیث کی دوسری سند کے تعلق سے دارقطنی کے حوالے سے کہتے ہیں:

حديث مجاهد عن ابن عباس في حديث أبي شحمه ليس بصحيح

اور تیسری سند کے تعلق سے کہتے ہیں:

فان عبد القدوس كذاب، و قال ابن حبان: كان يضع الحديث على الثقاة. لا يحل كتب حديثه

{حوالہ سابق، ص:275}

امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ اس روایت کے پہلی سند کے تعلق سے فرماتے ہیں:

موضوع، وضعه القصاص

"یعنی حضرت ابو شحمہ والی روایت من گھڑت ہے قصہ گو لوگوں نے گڑھا ہے"۔

{اللآلئ المصنوعۃ في الأحاديث الموضوعۃ، الجزء الثاني، ص:194، کتاب الاحکام والحدود، مطبع: دار المعرفۃ بیروت لبنان}

امام محمد طاہر بن علی الھندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:

"ابو شحمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا واقعۂ زنا، ان پر حد جاری کرنا اور اس کی وجہ سے ان کی موت، یہ پورا واقعہ غلط ہے اور گڑھا ہوا ہے"۔

{تذکرۃ الموضوعات، ص:180، باب حد ود الردہ والزنا وولدہ واللواطہ والسرقہ والقذف للذمی، ناشر: مطبوعہ ادارہ الطباعہ المنیریہ}

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " الإصابة في تمييز الصحابة "میں حد شرب نبیذ پر کوڑے لگانے کا ذکر کیا جو ان کے ساتھ واقعہ مصر میں پیش آیا تھا، نہ کہ یہودیہ عورت کی شراب پلانے کی وجہ سے حد زنا پر۔ چناں چہ فرماتے ہیں:

"وھو الذی ضربہ ابوہ الحد فی الخمر لما شرب بمصر"۔

{الجزء الرابع، ص:285، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان}

SUNNI RESEARCH FEDERATION

ان تمام کتب کی عبارات سے پتا چلتا ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے از راہِ عدل وانصاف تعزیرا کوڑے لگوائے، نہ کے حد زنا کے کوڑے، لہذا یہ غلط ہے کہ ان پر پر حد زنا کے کوڑے لگے تھے۔ حضرتِ ابو شحمہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ من گھڑت باتیں داستان گو مقررین کی رہینِ منت ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اپنی کتاب "اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعه "میں فرماتے ہیں:

أن عبد الرحمن الأوسط من أولاد عمر ويكنى أبا شحمة كان بمصر غازيا فشرب ليلة نبيذا فخرج إلى السكر فجاء إلى عمرو بن العاص فقال أقم علي الحد فامتنع فقال له أخبر أبي إذا قدمت عليه فضربه الحد في داره ولم يخرجه فكتب إليه عمر يلومه ويقول ألا فعلت به ما تفعل بجميع المسلمين فلما قدم على عمر ضربه واتفق أنه مرض فمات۔

(کتاب الاحکام والحدود ج ۲ ص ۱۹۸، مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

روایت نمبر:3

"حب الوطن من الایمان"

یہ جملہ عام ہے داستان گو خطبا حضرات اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے ہوے بطورِ حدیث بیان کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ علمِ حدیث کے ماہرین اور محقق محدثین کے نزدیک یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

اس روایت کے متعلق امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لم أقف عليه"

{الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة، ص:108، رقم حدیث:190، ناشر: عمادة شؤون المكتبات جامعة الملك سعود الرياض، تحقیق: محمد لطفی صباغ}

امام زرقانی رحمہ اللہ علیہ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

"لا أعرفه"

{مختصر المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، ص:111، رقم حدیث:361، ناشر: المکتب الاسلامی بیروت، تحقیق: محمد لطفی صباغ}

علامہ نورالدین ابوالحسن سمہودی رحمہ اللہ اس روایت کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

"قال الحافظ ابن حجر: لم أقف عليه"

{الغمّاز على اللمّاز في الأحاديث المشتهرة، ص:97، رقم حدیث:88، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت، تحقیق: محمد عبدالقادر عطار}

علامہ اسماعیل بن محمد المعروف عجلونی حنفی رحمہ اللہ علامہ صاغانی کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"موضوع"

اور امام سخاوی کے حوالہ سے بھی فرماتے ہیں:

"لم أقف عليه، ومعناه صحيح"

{كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس، ص:393، الجزء الاول، ناشر: مکتبہ العلم الحدیث، تحقیق وتخریج: شیخ یوسف بن محمود الحاج احمد}

شیخ امام عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن عمر شیبانی رحمہ اللہ علیہ نے اس روایت کے صرف معنی کو صحیح قرار دیا ہے، لکھتے ہیں:

"قال شیخنا لم أقف علیه، و معناه صحیح"

{تمیز الطیب من الخبیث فیما دور علی الناس علی ألسنة من الحدیث، ص:68، ناشر: دار الکتاب العربی بیروت لبنان}

ان تمام ائمہ حدیث کے اقوال سے معلوم ہوا کہ "حب الوطن من الایمان" ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں، اور نہ ہی یہ نبی کریم سے ثابت ہے۔ ائمہ حدیث و محدثین کے مذکورہ اقوال میں لاأعرف، اوراس کے مثل الفاظ جیسے لم أجد، لا یعرف، لم أقف علیه وغیرہ جیسے اقوال ہیں، اس کے متعلق علمائے محدثین اور محققین حضرات کا کہنا ہے کہ "اگر کسی مشہور و معروف ناقد سے کسی حدیث کے بارے میں یہ الفاظ صادر ہوا ہو اور اس پر کسی نے تعقب نہ کیا ہو تو وہ حدیث موضوع قرار دی جائے گی۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اذا قال الحافظ الناقد فی حدیث لاأعرفه، اعتمد ذلک فی نفیه"

{تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، الجزء الاول، ص:161، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان}

SRF
SUNNI RESEARCH FEDERATION

روایت نمبر:4

"من عرف نفسه فقد عرف ربه"

اکثر خطبا اور واعظین معرفتِ نفس کی اہمیت کے متعلق اس کو ایک زبان زد حدیث کے طور پر پیش کرتے ہیں ان باتوں کو مانتے ہوے کہ نفس کی معرفت خدا کی معرفت کی دلیل ہے یعنی جو شخص اپنے نفس کو اس میں تبدیلی، فنا، نقصان وغیرہ کو پہچان لے گا وہ خدا کو دائم، بقا، کمال سے پہچان لے گا یا یہ کہ قلب وروح کی معرفت بے معرفتِ الٰہی نہیں ہوتی۔ نیز یہ قول کتبِ صوفیا میں بھی موجود ہے بعض صوفیا کہتے ہیں یہ کائنات مظہر ذات حق ہے اپنے خالق کے وجود پر کھلی دلیل ہے انسان اگر کائنات کو چھوڑ کر خود اپنی ہستی کو پہچان لے تو اسے اپنے خالق ومالک کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔اس لیے مقررین حضرات "مَنْ عَرَفَ نَفْسَه، فَقَدْ عَرَفَ رَبَّه" کو الفاظِ حدیث کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں۔در حقیقت یہ قول کسی بزرگ کا ہے یہ کوئی حدیث کے الفاظ نہیں،اور نہ ہی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ائمہ و محدثین حضرات اس قول کو یحییٰ بن معاذ رازی کا بتاتے ہیں ائمہ حدیث و محدثین حضرات کی تصریحات درج کی جاتی ہیں تاکہ اصل واقعہ معلوم ہو جاے۔

اس روایت کے حوالے سے امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن المعروف امام سخاوی رحمہ اللہ،امام نووی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"إنّه ليس بثابت"

اور آگے لکھتے ہیں:

"إنما يحكى يحيىٰ معاذ الرازي يعنى من قوله"

"یعنی یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ قول "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ" یحییٰ بن معاذ رازی کا ہے"۔

{المقاصد الحسنۃ فی الأحادیث المشتھرۃ علی الألسنۃ، رقم حدیث: 1149}

علامہ نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن سمعانی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ:

"یہ روایت مرفوعاً پہچانی نہیں جاتی، یہ یحییٰ بن معاذ رازی کا قول ہے"۔

اور امام نووی رحمہ اللہ کے حوالے سے کہتے ہیں:

"یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن اس کے معنی صحیح ہے"۔

{موضوعاتِ کبریٰ اردو ترجمہ، ص: 318، رقم حدیث: 937، ناشر: نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور}

SUNNI RESEARCH FEDERATION

خاتم المحققین امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمہ اللہ امام نووی کے حوالے سے کہتے ہیں:

"غیر ثابت"

اور ابن سمعانی کے حوالہ سے کہتے ہیں:

"هو من كلام يحيىٰ بن معاذ الرازي"

یہ روایت "مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہ، فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہ" نبی کریم سے ثابت نہیں ہے یہ یحییٰ بن معاذ رازی کا کلام ہے۔

{الدرر المنتشرة في الأحاديث المشتهرة، ص:185، رقم حديث:393، ناشر: عمادة شئون المكتبات جامعة الملك سعود الرياض، تحقيق: محمد بن لطفي الصباغ}

علام امام اسماعیل بن محمد المعروف امام عجلونی حنفی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع کہا ہے، کہتے ہیں:

"قال ابن تيميه: موضوع، و قال النووی: ليس بثابت"

{کشف الخفاء، الجزء الثانی، ص:309، رقم حدیث:2532، ناشر: مکتبہ العلم الحدیث، تحقیق و تخریج: شیخ یوسف بن محمود}

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زبان زد حدیث پر مستقل ایک لطیف رسالہ بعنوان "القول الاشبه في حديث من عرف نفسه فقد عرف ربه" لکھا ہے۔ جس میں وہ صاف صاف لکھتے ہیں:

"إنّ هذا الحديث ليس بصحيح"

{القول الاشبه في حديث من عرف نفسه فقد عرف ربه من حاوی للفتاویٰ، ص:227، الجزء الثاني، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت لبنان}

خلاصۂ کلام یہ کہ ان سارے ائمۂ احادیث، محققین اور محدثین اس بات پر ہیں کہ یہ روایت "مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہ، فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہ" حدیث نہیں ہے اور نہ ہی نبی کریم سے ثابت ہے ہاں یہ قول کسی شخص

کا ضرور ہے جس کا نام اکثر محققین حضرات نے یحییٰ بن معاذ رازی بتایا ہے لہذا اس قول کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی طرف منسوب نہ کیا جاے اور نہ ہی اس قول کو الفاظِ حدیث کہیں۔

روایت نمبر:5

"من نام بعد العصر فاختلس عقله فلا يلومن إلا نفسه"

پشاور خطیب حضرات اپنی خطاب میں عوامی حلقوں میں یہ بیان کرتے ہیں کہ عصر کے بعد سونے سے عقل جاتی رہتی ہے ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے،کل جدید لذیذ کے مقتضی پر عمل کرتے ہوے عوام کے سامنے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں جن کے پیچھے ایک ہی مقصد ہوتا ہے اپنی معلومات اور وسعت علمی کا شہرہ کیا جاے،البتہ بعض تابعین کے اقوال ہیں جیسے امام مکحول رضی اللہ عنہ جو مشہور تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عصر کی نماز کے بعد سو جاتا ہے اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے ایسے امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ وسوسے کی بیماری عصر کے بعد سونے سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح اطباء کے اقوال بھی ہیں یہ اقوال طبّی اعتبار سے عصر کے بعد سونا نقصان دہ پر ہیں،کیوں کہ عصر کے بعد سونے سے ممانعت کسی احادیث صحیحہ سے منقول نہیں،مگر واعظین اور خطیب حضرات اس کو بطور حدیث پیش کرتے ہیں اس کے متعلق حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت ہے جو کہ ضعیف ہے۔

امام عبد الرحمٰن بن علی بن جوزی المعروف امام جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے وہ کہتے ہیں:

هذا حديث لا يصح

قال ابن حبان:

لا يحل كتب حديثه

{الموضوعات، ص:69، الجزء الثالث، ناشر: المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، تحقيق: عبدالرحمن محمد عثمان}

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو غیر ثابت کہا ہے فرماتے ہیں:

لا يصح

{اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة، الجزء الثاني، كتاب الآداب والزهد، ص:279، ناشر: در المعرفة بيروت لبنان}

ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں:

"مَنْ نَامَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَاخْتُلِسَ عَقْلُهُ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ: موضوع."

{سلسلة الأحاديث الضعيفة، رقم حديث:39}

پتا چلا یہ مذکورہ روایت موضوع ہے، عصر کے بعد سونے کی ممانعت کسی بھی احادیث صحیحہ سے منقول نہیں ہے۔ لہذا اس کو حدیث کے طور پر عوام الناس میں پیش کرنا صحیح نہیں ہے، ہاں طبّی اعتبار سے عصر بعد سونا نقصان دہ ضرور ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا، نیز فقہاے کرام نے بھی عصر کے بعد سونے کو مکروہ کہا ہے کہ یہ وقت فرشتوں کی آمد کا ہے جو کہ مبارک وقت ہے۔ لہذا بلا عذر عصر بعد سونے کا معمول بنا لینا اچھا نہیں ہے، اور سونا عصر کے بعد اس لیے جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی صحیح حدیث سے عصر بعد سونے کی نہ ممانعت ہے نہ فضیلت۔

روایت نمبر:6

"حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دانت توڑنے والی روایت"

یہ واقعہ لوگوں میں قصہ گو مقررین اور خطبا نے ایسا مشہور کر دیا ہے کہ عوام اور علما دونوں ملوث ہیں۔ اور شعرا حضرات، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دانت سے متعلق اشعار اسٹیجوں پر بھی گنگناتے ہیں، جب کہ اس روایت کی احادیث میں کوئی اصل نہیں۔ روایت یوں بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں دندانِ مبارک شہید ہوے تو یہ بات جب حضرتِ اویس قرنی تک پہنچی تو انھوں نے غم میں آکر اپنے دانتوں کو توڑ دیا۔ پہلے اس روایت کو دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ کہاں نقل ہوئی ہے۔ اس روایت کو سب سے پہلے " تذکرۃ الاولیاء" میں حضرت فخر الدین عطار علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے سمجھنے والی بات یہ ہے کہ یہ واقعہ تذکرۃ الاولیاء میں بلاسند منقول ہے جس بنا پر یہ قابل قبول نہیں ہاں کشف کے ذریعے ہو تو الگ بات ہے مگر ائمۂ محدثین نے اس روایت کو موضوع اور بے اصل قرار دیا ہے"۔

چناں چہ امام نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المعدن العدنی فی فضائل اویس قرنی" میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہیں:

"جو عوام میں مشہور کہ حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دانتوں کو زخم آئے تو شدت غم کی وجہ سے اپنے سارے دانت نکال

دیے، کیوں کر یہ ان کو معلوم نہ ہوا کہ نبی کریم کے کون سے دانت کو تکلیف پہنچی ہے؟۔ علماے کرام کے نزدیک اس روایت کی کوئی اصل نہیں،اور یہ سب خلافِ شریعت ہے،اور اسی وجہ سے صحابۂ کرام میں سے کسی نے بھی یہ کام نہ کیا کیوں کہ یہ فعل عبث ہے۔یہ نادان لوگوں کے سوا کسی اور سے صادر نہیں ہو سکتا۔

{ص:368،ناشر:دار اللباب للدراسات وتحقیق التراث،ترکی، تحقیق: محمد برکات}

جس طرح یہ واقعہ نقلاثابت نہیں اسی طرح عقلا بھی قابلِ تسلیم نہیں،کیوں کہ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی کریم کا کوئی دانت بھی مکمل طور پر شہید نہیں ہوا تھا بلکہ سامنے والے دانت مبارک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جدا ہوا تھا جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وشکسته شدن دندان نه بآں معنی که از بیخ افتاده باشدو ردند انهار خنه پیدا شده باشد بلکه پاره از آں اشد"

"یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دانت ٹوٹنے کا یہ معنی ہر گز نہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا ہو اور وہاں رخنہ پیدا ہو گیا ہو بلکہ ایک ٹکڑا شریف جدا ہوا تھا"۔

{اشعتہ اللمعات شرح مشکوۃ، جلد:4،صفحہ نمبر:515،کتاب الفتن، باب المبعث وبدا الوحی الفصل الثالث، زیر تحت حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ}

ایسا ہی حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

"حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے داہنی کے نیچے کی چوکڑی کے ایک دانت شریف کا ایک ٹکڑا ٹوٹا تھا، یہ دانت (مکمل) شہید نہ ہوا تھا"۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد:8، صفحہ نمبر:105)

ان مستند اقوال کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا کوئی دانت مکمل شہید نہیں ہوا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہ بات جوڑنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ لہذا یہ روایت سراسر جھوٹ اور گڑھی ہوئی ہے۔

روایت نمبر:7

یہ کوئی حدیث تو نہیں البتہ مطالعۂ کتب کے وقت یہ اشعار بھی ذہن میں آگئے، سوچا کہ قارئین کرام اس رباعی کے متعلق بھی آگاہ ہو جایں کہ یہ کن کے اشعار ہیں۔

"شاہ است حُسین، بادشاہ است حُسین

دیں است حُسین، دیں پناہ است حُسین

سر داد، نداد دست در دستِ یزید

حقّا کہ بنائے لاالہ است حسین"

یہ اشعار اتنے مشہور ہے کہ بچوں سے لے کر بڑھوں تک سب کو یہ زبانی یاد ہے، اگر کسی خطیب کو حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت پر تقریر کے لیے کہا جاے تو ان اشعار کو بیان کیے بغیر تقریر مکمل نہیں ہو گی، یہ اشعار بکثرت علمی حلقوں اور دینی جلسوں میں پڑھے جاتے ہیں، پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں مگر یہ کہنا کہ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی رباعی ہے صحیح نہیں ہے۔

عظیم محدّث شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف "تُحفہ اثناء عشریہ" میں لکھتے ہیں کہ :

"شاہ اَست حُسین بادشاہ اَست حُسین الخ" اس رباعی کو سرگروہ چشتیاں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کردیا گیا۔ اور کیا عوام اور کیا خواص، سب اس رباعی کو خواجہ صاحب کا کلام سمجھتے ہیں۔ یہ اشعار دراصل ایک ایرانی شاعر معین الدین حسن نامی کے ہیں جو شیعہ تھا، اور اہلِ سنت نادانستہ طور پر اور شیعہ دانستہ طور پر خواجہ اجمیری (رحمتہ اللہ علیہ) کی طرف منسوب کرتے ہیں"۔

{ص:106، ناشر: دارالاشاعت کراچی}

SRF
SUNNI RESEARCH FEDERATION

متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے باوجود بہت سے لوگ اپنی تقریروں، تحریروں اور عام گفتگو میں جھوٹی، بے اصل، من گھڑت روایتیں کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ خصوصاً خطبا اور مقررین حضرات سے پر خلوص گزارش ہے کہ ایسے سخت من گھڑت، غیر ثابت، بے اصل موضوع روایت بیان نہ کریں، جھوٹی حدیث کو

حضور کی طرف منسوب کرنے پر تنبیہات اور وعیدیں دراصل حفاظت حدیث کی ہی اہم کوشش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم نے حکمتِ عملی کے تحت حدیث کی نشر واشاعت کی تلقین اور ان میں جھوٹ کی آمیزش سے احتراز کی سخت تاکید فرمائی تاکہ آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو علمِ نافع عطا فرمائے اور امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید النبی الامین صلی اللہ علیہ و سلم

About Us:

Sunni Research Federation (SRF) is a group of young, talented and motivated research scholars from Ahlus Sunnah who, under the guidance of senior Sunni scholars, aim to promote the spirit of Research & Development in the community. Working for the 11-Point Objectives clearly mentioned in its manifesto we aim to propagate the true and peaceful teachings of Islam and combat the growing radicalization and extremism within the community as well. Our objectives are clear, to publicize truth and peace, and to bring people together in harmony.

The revolutionary organization of Ahlus Sunnah wal Jama'ah Tahreek Nizam e Mustafa ﷺ is constantly working for propagating the message of Ahlus Sunnah. And every work which it does is in the light of thoughts and views of Imam Ahmad Raza. It is an organization comprising of students from schools and colleges as well as seminaries (Madaris). The main aim of our organization is to preserve the beliefs of Ahlus Sunnah and the eradication of various ill practices in the society and regarding the same time and again various articles are published by us and along with it religious gatherings are organized.

SUNNI RESEARCH FEDERATION

Powered by Tehreek Nizam e Mustafa ﷺ

Address: Pilibhit Shareef India

Visit: www.nizamemustafa.in

Contact: +919675801762 , +919720315389

SRF

SUNNI RESEARCH FEDERATION